تحصیل چشتیاں میں ڈرپ آبپاشی

انسان کو جن بہت سی وجوہات کے بناء پر اشرف المخلوقات کہا گیا ہے ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر یہ کچھ کرنے کی ٹھان لے تو کچھ بھی ناممکن نہیں رہتا۔ تحصیل چشتیاں میں کوٹ آباد سے ڈارانوالا جاتے ہوئے دائیں طرف نظر پڑے تو اس صداقت کا حقیقی مظہر 125 ایکڑ پر محیط باغ کی صورت نظر آتا ہے۔ تحصیل چشتیاں کا ایک گاؤں M-176 ہے جہاں آس پاس ناہموار بنجر زمینوں میں صرف جنگلی جھاڑیوں کا بسیرا ہے وہاں پر مالٹے کا یہ باغیچہ دور سے سیراب لگتا ہے۔ تاہم قریب جانے پر یہ سرسبز حقیقت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہاں کے باسیوں اور کاشتکاروں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ان ناہموار بنجر زمینوں پر کبھی کچھ اگایا بھی جاسکتا ہے۔ کیونکہ ان ٹبوں پر پانی پہنچانے کا واحد ذریعہ باران رحمت ہے۔ مگر محکمہ اصلاح آبپاشی نے ڈرپ آبپاشی کی مدد سے ایک خواب کو حقیقت میں تبدیل کر دیا۔ ریاض احمد جو اس باغ کی دیکھ بھال کرتا ہے نے مسکراتے ہوئے بتایا!

"اس باغ سے پہلے یہاں ٹبے تھے جیسے ابھی آس پاس آپ کو نظر آ رہے ہیں یہ پاکستان بننے سے پہلے کے ایسے ہی ہیں یہاں جھاڑیوں کے سوا کبھی بھی کچھ بھی نہیں اگا تھا۔ اب پہلی دفعہ اس علاقے میں فصل اگی ہے۔ تین سال پہلے جب یہ باغ لگایا تھا اس وقت پتا نہیں تھا کہ یہ کامیاب ہوگا کہ نہیں مگر اب تو ماشاءاللہ ان پر پھل بھی لگ گئے ہیں"

ڈرپ آبپاشی

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بھتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بھتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

ڈرپ سسٹم پوٹھوہاری، ریگستانی، ٹبوں ے یا غیر ہموار زمین کے لئے انتہائی موضوع طریقہ آبپاشی ہے۔ محکمہ اصلاح آبپاشی کے ماہرین کسانوں کو ڈرپ آبپاشی کا طریقہ سکھانے کے ساتھ ساتھ کسی بھی وقت تکنیکی مدد کے لئے موجود رہتے ہیں۔ اس کا استعمال بہت مشکل نہیں تاہم توجہ طلب ضرور ہے۔ اسی لئے ریاض کو بھی کبھی مشکل پیش نہیں آئی۔

"یہاں پر ہم دو لوگ کام کرتے ہیں۔ باغ کو سات زونز میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ایک زون میں موجود پودوں کو پانی لگانے میں ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ ہر گھنٹے بعد ایک وال بند کر کے نئے زون کا وال کھول دیتے ہیں۔ اس طرح سات گھنٹوں میں سارے پودوں کو پانی مل جاتا ہے"

ڈرپ آبپاشی میں محنت اور مزدوری کی بہت بچت ہوتی ہے۔ ریاض احمد جن کا ڈرپ آبپاشی کا پہلا تجربہ اسی باغ پر ہوا اس ٹیکنالوجی سے بہت خوش اور مطمئن دکھائی دیتے ہیں اپنے خیالات کا اظہار وہ کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

" یہ صاف ستھرا اور آسان کام ہے کھالے بنانے کی فکر نہیں ہوتی۔ پھر پانی لگانے کے لئے یہ مسئلہ نہیں ہوتا کہ کھالہ کہیں سے ٹوٹا نہ ہو، کہیں سے پانی نہ بہہ رہا ہو، کھالے کی صفائی کرنی ہے، نکے کھولنے اور بند کرنے ہیں وغیرہ۔ اس کے علاوہ کھاد ڈالنے کی بھی فکر نہیں ہوتی۔ 5 کلو کھاد ٹینک میں ڈال دیتے ہیں جو پانی کے ساتھ ساتھ پودوں کو مل جاتی ہے۔"

ڈرپ آبپاشی میں پانی قطروں کی صورت میں براہ راست پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے۔ اس طرح غیر ضروری جگہوں پر پانی نہ جانے کی وجہ سے پانی کی بہت زیادہ بچت ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ضروری جڑی بوٹیوں کی افزائش کم سے کم ہوتی ہے۔ جن کو تلف کرنے کی محنت اور زرعی ادویات کے اخراجات کی بھی بچت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈرپ آبپاشی میں پانی لگانے کے لئے درکار وقت روایتی طریقہ آبپاشی کی نسبت بہت کم چاہئے ہوتا ہے۔ ریاض احمد اپنے تجربات کچھ اس طرح بتاتے ہیں!

"یہاں ان ٹبوں پر روایتی طریقہ آبپاشی یا لفٹ اریگیشن کچھ بھی نہیں چلتا اگر زمین ہموار بھی ہو پھر بھی 3 گھنٹے میں ایک ایکڑ کو پانی لگتا ہے اور 25 ایکڑ کے لئے 75 گھنٹے لگیں گے۔ جبکہ ڈرپ سے 7 گھنٹے میں پانی کے ساتھ ساتھ کھاد بھی پودوں کو مل جاتی ہے۔ کھاد پانی کے ساتھ سیدھی پودوں کی جڑوں میں جاتی ہے۔ پودوں درمیان میں جو جگہ خالی ہے وہاں جڑی بوٹیاں کم ہوتی ہیں جبکہ پودے اور پھل آپ خود چیک کر لیں ان کی بہترین نشوونما ہو رہی ہے"

ڈرپ آبپاشی میں کھاد اور دیگر زرعی مداخلات برابر مقدار میں پودوں کی جڑوں میں جاتے ہیں اسی لئے پودوں کی برابر اور بہتر نشوونما ہوتی ہے۔ ایسی زمینیں جو ٹبوں پر مشتمل ہیں یا غیر ہموار ہیں وہاں کے رہائشی عام طور پر قدرت

کے رحم و کرم پر رہتے ہیں اور ہر دم باران رحمت کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ زراعت کے لئے ان کے پاس کوئی اور حل نہیں ہوتا۔ تاہم اب ان علاقوں میں ڈرپ آبپاشی سے خوش گوار تبدیلی کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی مدد سے لاکھوں ایکڑ پر پھیلے غیر آباد زمینوں کو سرسبز باغات میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔